موضوع الخطبة: الإيمان بأسماء الله وصفاته

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/حفظه الله

لغة الترجمة: الأردو

المترجم : سيف الرحمن التيمي (@Ghiras_4T)

خطبہ کا موضوع:

اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر ایمان

پہلا خطبہ:

إن الحمد الله، نحمده ونستعينه،ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا،من يهده الله فلا مضل له،ومن يضلل فلا هادي له،وأشهد أن لا إله الإ الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

حمد وصلاۃ کے بعد:

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے،اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے،سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں،اور(دین میں)ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے،اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

- اے مسلمانو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اس کی نافرمانی سے گریز کرو اور جان رکھو کہ اسلامی عقیدہ میں اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کا بڑا مقام ومرتبہ ہے، اللہ نے اپنی معزز کتاب میں اپنے اسماء وصفات کی بڑی تعریف وتوصیف کی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:(وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا)

ترجمہ:اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔

نیز فرمایا: (وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا)

ترجمہ: اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس طرح کی آیتیں بے شمار ہیں۔

- نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بہت سے مقامات پر اپنے رب کی تعریف اور اس کے جلال و کمال کی صفات بیان کی ہے۔
- اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر ایمان لانے سے بندے کے اندر رب تعالی کی خشیت پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں بندہ اللہ کی اس طرح عبادت کرتا ہے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے، کیوں کہ حقیقت یہی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے: (جو اللہ کو زیادہ جانتا ہے وہ اس سے زیادہ ڈرتا ہے)[1]۔ اسی لئے اللہ کے اسماء وصفات کی واقفیت رکھنے والے رب شناس لوگ اللہ تعالی سے زیادہ ڈرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ)

  ترجمہ: اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔
- چونکہ اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کی یہ اہمیت ہے، اس لئے بندہ پر واجب ہے کہ وہ اسی طرح اسے بروئے عمل لائے جس طرح شریعت میں مطلوب ہے، بایں طور کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں جن اسماء وصفات کو ثابت کیا ہے، انہیں اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح کمال الہی کے شایان شان ہے۔
- اے مومنو! اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کے دو تقاضے ہیں: جس طرح وہ وارد ہوئے ہیں اسی طرح ان کے ظاہری معنی ومفہوم کو سمجھا جائے، بغیر کسی تحریف وتعطیل اور تکییف وتمثیل کے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: (وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى)

---

(1) اسے محمد بن نصر المروزی نے "تعظیم قدر الصلاۃ" (۷۸۶) میں احمد بن عاصم الانطاکی سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: اللہ کے لیے تو بہت ہی بلند صفت ہے۔

یعنی اس کے لئے کامل صفت ہے، نیز فرمان باری تعالی ہے:(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ)

ترجمہ:اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

- اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کا دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ جو اسماء وصفات کتاب وسنت میں وارد ہوئے ہیں، ان پر ہی توقف کیا جائے ، اور کوئی ایسا اسم اورایسی صفت نہ ایجاد کی جائے جو کتاب وسنت میں وارد نہیں ہے، امام احمد فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے اپنی عزیز وبرتر ذات کی جو صفت بیان کی ہے، اس سے زیادہ اس کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی[2]۔
- اے اللہ کے بندو! اللہ کے اسماءوصفات پر ایمان لانے کی ضد یہ ہے کہ ان میں الحاد کیا جائے ، لغت میں الحاد کے معنی ہیں مائل ہونے کے، اسی سے قبر میں جو لحد ہوتی ہے، اسے لحد سے موسوم کیا جاتا ہے، کیوں کہ وہ قبر کی ایک جانب مائل ہوتی ہے، اس بنا پر اسماء وصفات میں الحاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کے معنی ومفہوم کو سمجھنے میں اس درست فہم سے اعراض برتا جائے جو عربی زبان اور فہم سلف کا تقاضہ ہے۔
- الحاد کی مختلف قسمیں ہیں، ان سب کا دارومدار اس پر ہے کہ یا تو صحیح معنی کو ایسے معنی کی طرف پھر دیا جائے جو مقصود ومراد نہ ہو، یا اسے کلی طور پر بے معنی کر دیا جائے، یہ دونوں ہی اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کے منافی ہیں، یہ بغیر علم کے اللہ کی طرف کسی بات کو منسوب کرنا ہے، ان بدعات میں سے ہے جن کے قائلین کی سلف صالحین اور ان کے متبعین نے سخت نکیر کی ہے، اور ان معاصی میں سے ہے جن پر اللہ نے وعید سنائی ہے، اللہ کی پناہ، فرمان باری تعالی ہے: (وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

---

(2) قاضی ابویعلی نے "طبقات الحنابلۃ"(۱/۳۸۶) کے اندر حنبل بن اسحاق کی سوانح میں یہ قول روایت کیا ہے۔

ترجمہ: اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔

(وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا)

ترجمہ: جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

- اے مسلمانو! اللہ کے اسماء وصفات میں الحاد کی سب سے مشہور قسم یہ ہے کہ ان میں تحریف کی جائے، یعنی ان کے معانی کو ان حقیقی معنوں سے پھیر دیا جائے جن کا تقاضہ عربی زبان اور سلف صالح کی فہم کرتی ہے، جیسے صحابہ اور اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع و پیروی کرنے والے لوگ، جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فہم حاصل کی، ان کی فہم کا کیا کہنا، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیریت و بہتری کی گواہی دی ہے، آپ کی حدیث ہے: " سب سے اچھے اور بہتر لوگ ہمارے زمانے والے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے "[3]۔ ہر وہ بات جو فہم صحابہ کے خلاف ہو اس کا دین الہی سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ وہ (دین میں) ایجاد کردہ من گھڑت طریقہ ہے، اسلام سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

اللہ کے اسماء وصفات میں تحریف کی ایک مثال یہ ہے کہ عرش پر رب تعالی کے مستوی ہونے کی تفسیر یہ کی جائے کہ وہ اس پر حاوی وغالب ہے، اور اس کا انکار کیا جائے کہ اس کا معنی اللہ کا عرش پر بلند ہونا ہے، اللہ تعالی بلند و برتر ہے۔

---

(3) اسے بخاری (۲۶۵۲) اور مسلم (۲۵۳۳) نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

- اللہ کے اسماء وصفات میں الحاد کی ایک قسم یہ ہے کہ ان میں تکییف کی جائے، یعنی اللہ کی کسی صفت کی کیفیت وماہیت معلوم کی جائے، جو کہ حرام ہے، اس لئے کہ اللہ نے اس بات کی نفی کی ہے کہ اس کے بندے اس کی کسی صفت کا احاطہ کریں، اللہ تعالی فرماتا ہے:(وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا)

ترجمہ: مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے اس بات کی قطعی نفی کر دی ہے کہ اس کی صفات کی کیفیت وماہیت جاننے کی چاہت رکھی جائے۔

سلف صالحین رحمہم اللہ نے اس شخص کی شدید نکیر کی ہے جو اس کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے، ایک شخص امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اے ابو عبد اللہ! (رحمن عرش پر مستوی ہے)، وہ کیسے مستوی ہے؟

راوی کہتے ہیں: امام مالک نے سر جھکا لیا یہاں تک کہ پسینے سے شرابور ہو گئے، پھر فرمایا: (استواء کا معنی معروف ومشہور ہے، اس کی کیفیت انسان کی عقل سے پرے ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے، مجھے تو تم بدعتی معلوم پڑتے ہو) چنانچہ آپ نے انہیں باہر نکالنے کا حکم دیا [4]۔

- ابن عثیمین رحمہ اللہ نے امام مالک کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے جو بات عرض کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: مالک کا قول تمام صفات کا میزان ومعیار ہے، جو لوگ صفات الہی کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، ان کا سوال کرنا بدعت ہے، کیوں کہ صحابہ خیر وبھلائی اور اللہ کے لئے جن صفات کو ثابت کرنا واجب ہے، ان کا علم حاصل کرنے کے سب سے زیادہ حریص تھے، اس کے باوجود کبھی بھی انہوں نے اللہ عزیز وبرتر کی کسی صفت کے بارے میں سوال نہیں کیا"[5]۔ آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔

---

(4) اسے بیہقی نے (الأسماء والصفات):٨٦٦-٨٦٧ میں روایت کیا ہے۔

(5) شرح العقیدۃ الواسطیۃ سے اختصار کے ساتھ ماخوذ:١/١٠٠

- اللہ کے اسماء وصفات میں الحاد کی ایک قسم تشبیہ ہے، جیسے رب تعالی کے ہاتھ کو مخلوقات کے ہاتھ سے تشبیہ دینا، اللہ تعالی اپنے بندوں کی مشابہت سے بری وبرتر ہے۔

نعیم بن حماد الخزاعی رحمہ اللہ-جو بخاری کے استاد ہیں-وہ کہتے ہیں: جس نے اللہ کو اس کی مخلوق سے تشبیہ دی وہ کافر ہے، جس نے ان صفات کا انکار کیا جن سے اللہ نے اپنی ذات کو متصف کیا ہے تو وہ بھی کافر ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اللہ کی جو صفات بیان کی ہیں، ان میں کوئی تشبیہ نہیں پائی جاتی[6]۔

- اے مومنو! اللہ کے اسماء وصفات کو بغیر کسی تحریف کے اسی طرح سمجھنا جیسے وہ وارد ہوئے ہیں، ان عقائد میں سے ہے جن پر مذاہب اربعہ وغیرہ کا اجماع ہے، امام محمد بن حسن الشیبانی-جو کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں-کا قول ہے: مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام فقہائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثقہ راویوں کے ذریعے جو قرآن اور احادیث ہم تک پہنچی ہیں، ان میں عزیز وبرتر رب کی جو صفات وارد ہوئی ہیں، ان پر بغیر کسی تفسیر، توصیف اور تشبیہ کے ایمان لانا ضروری ہے، جس نے ان میں سے کسی صفت کی (من چاہی) تفسیر بیان کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور جماعت اسلامیہ سے خارج ہے، کیوں کہ انہوں نے ان صفات کی (من چاہی) تفسیر نہیں بیان کی ہے، بلکہ کتاب وسنت میں جو کچھ وارد ہوا ہے، ان پر ہی اکتفا کیا اور اس کے بعد خاموشی اختیار کی ہے[7]۔
- امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے: میں اللہ پر اس کی مراد کے مطابق اور رسول اللہ پر ان کی مراد کے مطابق ایمان لاتا ہوں[8]۔

---

(6) "العلو": ۴۶۴

(7) "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" از: اللالکائی: ۳/ ۴۸۰

(8) اس قول کو عبد اللہ بن احمد بن قدامہ (۶۲۰ھ) نے اپنی کتاب "ذم التأويل" (ص: ۲۲۲، ۲۵۶) میں ذکر کیا ہے۔

- ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کریم میں صفات الٰہی پر مشتمل جتنی بھی آیات ہیں، ان کی تفسیر میں صحابہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے، میں نے صحابہ سے منقول تمام تفاسیر اور ان سے مروی احادیث کا مطالعہ کیا، اس تعلق سے چھوٹی بڑی سو سے زائد تفاسیر کا میں نے مشیئت الٰہی سے جائزہ لیا، میں نے اب تک کسی صحابی کے تعلق سے یہ نہیں پایا کہ انہوں نے صفات الٰہی پر مشتمل کسی بھی آیت یا حدیث کی ایسی تفسیر کی ہو جو اس کے معروف معنی و مفہوم اور مشہور تقاضے کے مخالف ہو، بلکہ ان آیات واحادیث میں وارد صفات کے اثبات میں ان سے بے شمار اقوال منقول ہیں جن سے تاویل کرنے والوں کی مخالفت (اور تردید) ہوتی ہے(9)۔ آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔
- ابن کثیر رحمہ اللہ رب تعالی کے فرمان (ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں: رہی بات اللہ تعالی کے فرمان: (ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ) کی تو اس سلسلے میں لوگوں کے اتنے اقوال ہیں کہ اس مقام پر انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اس مقام پر سلف صالح کا طریقہ اختیار کیا جائے، جیسے مالک، اوزاعی، ثوری، لیث بن سعد، شافعی، احمد، اسحاق بن راھویہ اور ان جیسے دیگر قدیم وجدید ائمہ اسلام کا طریقہ، وہ طریقہ یہ ہے کہ ان اسماء وصفات کو اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح وہ وارد ہوئے، ان میں کوئی تکییف و تشبیہ اور تعطیل نہ کی جائے، ان اسماء وصفات کا جو ظاہری معنی تشبیہ کرنے والوں کے ذہن میں آتا ہے، وہ اللہ سے اس معنی کی نفی کرتے ہیں، کوئی بھی مخلوق اللہ کی ہم مثل نہیں ہو سکتی: (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ)

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

بلکہ حقیقت وہ ہے جس کی وضاحت ائمہ نے کی ہے جن میں امام بخاری کے استاد نعیم بن حماد الخزاعی بھی ہیں، وہ کہتے ہیں: (جس نے اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دی اس نے کفر کیا، جس نے کسی ایسی صفت کا انکار کیا

---

(9) "مجموع الفتاوی": ٦/ ٣٩٤

جس سے اللہ نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے، اس نے کفر کیا، اللہ اور رسول اللہ نے جن صفات سے اللہ کو متصف کیا ہے، ان میں کوئی تشبیہ نہیں پائی جاتی ہے)، چنانچہ جو شخص اللہ تعالی کے لئے ان صفات کو جو واضح آیتوں اور صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہیں، اسی طرح ثابت کرے جو اس کی عظمت وجلال کے شایان شان ہے، نیز اللہ تعالی سے ہر قسم کے عیب ونقص کی نفی کرے تو وہ ہدایت کے راستے پر گامزن ہے۔ آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔

- عبد الرحمن بن القاسم المکی رحمہ اللہ [10] فرماتے ہیں: کسی انسان کے لئے یہ درست نہیں کہ وہ کسی ایسی صفت سے اللہ کو متصف کرے جس سے اللہ نے اپنی ذات کو قرآن میں متصف نہیں کیا ہے، اور نہ اس کے ہاتھوں کو کسی چیز سے تشبیہ دے، بلکہ یہ کہے کہ:(اس کے دو ہاتھ ہیں، جیسا کہ قرآن میں اس نے اپنی ذات کی صفت بیان کی ہے، اور اس کا ایک چہرہ ہے جیسا کہ اس نے اپنی یہ صفت بیان کی ہے)۔ اللہ نے قرآن میں اپنی جو صفات بیان کی ہے، ان پر توقف اختیار کرے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالی کا کوئی ہم مثل اور مشابہ نہیں، بلکہ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جیسا کہ اس نے اپنی یہ صفت بیان کی ہے، اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، جیسا کہ اللہ نے اپنے ہاتھوں کی صفت بیان کی ہے اور یہ بھی صفت بیان کی ہے کہ:(وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ)

ترجمہ:ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔

آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا[11]۔

---

(10) آپ امام عبد الرحمن بن القاسم ہیں، ان کے بارے میں امام ذھبی نے "تاریخ الإسلام":۴/۱۱۴۹ میں لکھا ہے: وہ بڑے علماء میں سے ہیں، اور امام مالک کے ان کبار شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے جنہوں نے ان کے مذہب کو رواج دیا.... ان کی وفات سنہ ۱۹۱ھ میں ہوئی۔

(11) "أصول السنۃ":۴۲، تحقیق: احمد بن علی القفیلی، ناشر: دار الفرقان- مصر

- اللہ تعالی قرآن عظیم کی برکتوں سے ہمیں اور آپ کو بہرہ مند فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے تمام گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقیناوہ خوب توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمدلله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد:

اے مسلمانو! انسان کی عقل، دل اور اس کے اعضاء وجوارح کے لئے اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے معانی کو جاننے کے بہت سے فوائد ہیں، ابن القیم رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: (اللہ تعالی کے) خوبصورت ناموں اور بلند وبالا صفات، عبودیت وبندگی اور معاملات زندگی پر انہی اثرات کا تقاضہ کرتے ہیں، جو اثرات تخلیق اور تکوین پر مرتب ہوتے ہیں، ہر صفت کی ایک خاص عبودیت وبندگی ہے، جس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کو جانا جائے اور اس کی معرفت حاصل کی جائے، اور یہ چیز دل اور اعضاء وجوراح سے ادا کی جانے والی عبودیت کی تمام قسموں میں عام ہے، چنانچہ بندہ کا یہ جاننا کہ اللہ تعالی نفع ونقصان، نوازش اور محرومی، تخلیق اور رزق، زندگی اور موت دینے میں تنہا ومنفرد ہے، اس کو جاننے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے باطن میں اللہ پر توکل کرنے کی بندگی پیدا ہوتی ہے اور ظاہر میں توکل کے لوازمات اور ثمرات اس پر عیاں ہوتے ہیں۔

بندہ کا اللہ تعالی کے سمع وبصر اور علم ومعرفت سے آشنا ہونا اور یہ جان لینا کہ آسمانوں اور زمین میں رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں، وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے، وہ نگاہوں کی خیانت اور دل کے رازہائے سربستہ سے بھی واقف ہے، یہ جاننے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ

بندہ اپنی زبان، اعضاء وجوارح اور دل کے خیالات کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہیں، نیز ان اعضاء وجوارح کو ایسے امور سے وابستہ رکھتا ہے جو اللہ کو محبوب اور پسندیدہ ہیں، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے باطن میں حیا پیدا ہوتی ہے، اور یہ حیا اسے حرام اور ناشائستہ کاموں سے باز رکھتی ہے۔

اسی طرح بندہ کا اللہ کی عظمت وجلال اور عزت وشوکت سے آشنا ہونا' اس کے اندر خضوع وانکساری اور عاجزی ومحبت پیدا کرتا ہے اور ظاہری عبادت کی ایسی قسموں سے اس کی زندگی کو معمور کرتا ہے جو معرفت الٰہی سے لازم آتی ہیں۔اسی طرح بندہ کا اللہ کے کمال وجلال اور بلند وبالا صفات سے آشنا ہونا اس کے اندر ایسی محبت پیدا کرتا ہے جو مقام عبودیت کے ساتھ خاص ہوتی ہے، **اس طرح تمام قسم کی عبودیت وبندگی اسماء وصفات کے تقاضوں کی طرف ہی لوٹتی ہیں** اور ان سے اسی طرح ربط رکھتی ہیں جس طرح مخلوقات ان سے مربوط ہیں، اللہ پاک وبرتر کا پیدا کرنا اور (ہر طرح کا) حکم دینا اس کائنات میں اس کے اسماء وصفات کے لوازمات، اثرات اور تقاضے ہیں[12]۔
آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔

- نیز یہ بھی جان رکھیں -اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے - کہ اللہ تعالی نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

---

(12)"مفتاح دار السعادة":٢/٥١٠-٥١١

اے اللہ !تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج،تو ان کے خلفاء ،تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! ہر مصیبت گناہ کی وجہ سے نازل ہوتی ہے اور توبہ کے ذریعے ہی دور ہوتی ہے، ہم گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے تیرے دربار میں اپنے ہاتھ پھیلائے کھڑے ہیں، ہماری پیشانیاں توبہ کے ساتھ تیرے در پر جھکی ہیں،اے اللہ !یمن، عراق، شام، فلسطین اور لیبیا اور دیگر اسلامی ممالک میں امن وآشتی پھیلا دے۔اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما،اور عذاب جہنم سے نجات بخش۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۱ رجب ۱۴۴۲

شہر جبیل-سعودی عرب

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com